Al-Qawārīr - Vol: 05, Issue: 03,
April – June 2024

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

امریکہ میں خواتین کے قبول اسلام کے اسباب

The reasons of women's conversion to Islam in America

Rabia Iqbal
PhD Scholar, Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot
Dr. Syeda Sadia
Chairperson Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot.

Version of Record
Received: 10-April-24 **Accepted**: 16-May-24
Online/Print: 25- Jun -2024

ABSTRACT
Islam is a universal religion which is the source of guidance for all mankind. America is the great power of today, which is leading the world in every respect. America is a religiously pluralistic country and despite not having an official religion, Christianity is the dominant religion there. It is a common observation that American women are rapidly converting to Islam and this has increased significantly since 9/11. Despite the availability of freedom, equality and all kinds of facilities, why are women adopting Islam as a code of life? While Islam considers women as inferior. In this research article, the reasons for the acceptance of Islam by American women will be reviewed-
Keywords: *Super power America , pluralistic society , 9/11 , women conversion to Islam , reasons for conversion*

تعارف

اسلام ایک آفاقی دین ہے جسے رب ذوالجلال نے زمان و مکاں کی قید سے آزاد کر کے تمام بنی نوع انسان کے لئے اس کی رہبریت کے دریچے کھول دیئے ہیں۔ اسلام سلسلہ سماوی ادیان کی آخری کڑی ہے لہذا مشیت ربانی کا تقاضا ہوا کہ اسے تمام دنیا کے لئے

CC BY

ہدایت کا ذریعہ بنادیا جائے۔ قرآن اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی اور اس کی تعلیمات نہایت جامع ہیں۔ جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ اس میں ماں کی گود سے قبر کی گود تک تمام شعبہ ہائے حیات سے متعلق واضح رہنمائی موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

قل یاایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا(1)

آپ ﷺ فرمادیجئے اے لوگوں میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجاہوا رسول ہوں

چنانچہ جب بھی کوئی بے سکون نفس حصول ہدایت کے لئے اس کی طرف قدم بڑھائے گا تو یقینی بات ہے کہ خود کو نور ہدایت سے آراستہ پاکر صراط مستقیم پر گامزن ہوجائے گا۔ یہی سبب ہے کہ مغربی ممالک کی عظیم طاقت "ریاستہائے متحدہ امریکہ" مین اسلام تیزی سے پھیل رہاہے اور زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ قبول اسلام کا یہ بڑھتاہوارجحان امریکی خواتین میں زیادہ پایا جاتاہے۔

امریکہ ایک متنوع ملک ہے جہاں مختلف نسلوں، ثقافتوں اور مذاہب کے ماننے والے رہتے ہیں۔ پورے مغرب کی طرح امریکہ میں بھی مذہب کو ذاتی معاملہ قرار دیا گیاہے جبکہ امریکہ کا کوئی سرکاری مذہب نہیں ہے۔ امریکی آبادی میں مذہبی تکثیریت کے ہونے کے باوجود مسیحیت وہاں کا اکثریتی مذہب ہے۔(2)

نیادین یامذہب اختیار کرنے والے کو نومسلم کہاجاتاہے۔(3) تبدیلی مذہب کے لئے انگریزی میں دوالفاظ "Convert" اور "Revert" مستعمل ہیں۔ اول الذکر لفظ (convert) عقیدہ، نقطہ نظریاجماعت کی تبدیلی کے لئے(4)' جبکہ موخرالذکر لفظ(Revert) کسی سابقہ حالت، عادت یا عمل کی طرف رجعت کے لئے استعمال ہوگا۔(5) مغربی ادب میں مذہب تبدیل کرنے والوں کے لئے (convert) کا لفظ ہی زیادہ استعمال ہوتا ہے کچھ محققین اسلامی عقیدے کو سامنے رکھتے ہوئے (Revert) کالفظ ہی زیادہ استعمال کرتے ہیں جبکہ معروف لفظ convert ہی ہے۔ اسلامی اصطلاح میں مذہبی تبدیلی کے لئے " فطرۃ" کا لفظ بولا جاتاہے۔ اور فطرت سے مراد توحید یعنی دین اسلام کی طرف واپسی ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

ما من مولود إلا یولد علی الفطرۃ، فابواہ یہودانہ، وینصر انہ، ویمجسانہ، کما تنتج الہیمۃ بہیمۃ جمعاء، ھل تحسون فیہا من جدعاء (6)

ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔

امریکہ میں آمد اسلام کی تاریخ واشاعت

اسلام ایک تبلیغی دین ہے اور مسلمانوں کے لیے اس کی اشاعت و ترویج ایک دینی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسلام کا پیغام جب عرب سے نکل کر عجمی دنیا تک پہنچا تو اسلامی ریاست وسیع ہوتی گئی اور مسلمان جہاں جاتے وہاں اسلام کا پیغام چھوڑ کر آتے تھے۔ قران کریم میں اللہ تعالی فرماتا ہے وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ(7) یعنی مشرق اور مغرب تو اللہ ہی کے لیے ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام کا ظہور اگرچہ مشرق سے ہوا مگر اس کی روشنی مغرب اور کل عالم تک پھیل کر ہی رہے گی۔ ارشاد الٰہی ہے:

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ(8)

وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے، تاکہ اُسے ہر دوسرے دین پر غالب کر دے، چاہے مشرک لوگوں کو یہ بات کتنی ناپسند ہو

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ امریکہ اطالوی سیاح کرسٹوفر کولمبس نے دریافت کیا جبکہ وہ ہندوستان پہنچنے کے مغربی راستے تلاش کر رہا تھا۔ لیکن تاریخ مستند شواہد کے ساتھ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ مسلمان کولمبس سے 5 سو سال قبل اس سرزمین پر قدم رکھ چکے تھے۔(9) عرب جغرافیہ دان لکھتے ہیں کہ جنوبی امریکہ میں اسلام کے ابتدائی نقوش بارہویں صدی عیسوی میں پائے جاتے ہیں۔

امریکی مصنفہ کیتھرائن ایل البانیز لکھتی ہیں کہ سپین اور پرتگال سے مسلمانوں کے آباؤ اجداد 10 صدیاں پہلے جنوبی امریکہ میں آئے اور برازیل میں اترے۔(10) ایک اور تحقیق کے مطابق مسلمانوں نے 1178ء میں شمالی امریکہ کا رخ کیا۔(11) 11933ء میں امریکہ میں "امرائے ختن" نامی ایک انگریزی کتاب شائع ہوئی۔ جس میں بیان شدہ یہ بات تاریخی سند کی حیثیت رکھتی ہے کہ چینی مہم جو مسلمان 1178ء میں مولان پی تک سفر کر چکے تھے اور مولان پی امریکہ کا قدیم نام ہے۔(12) ان چینی مہم جو مسلمانوں کے بعد یہاں افریقی مسلمان سب سے پہلے آئے جنہوں نے نہ صرف امریکہ کو دریافت کیا بلکہ یہاں پر موجود سیاح حبشی امریکیوں سے تعلقات استوار کیے اور شادیاں بھی کیں۔ بعد ازاں مالی کے بادشاہ ابو بکر دوم

نے 1311ء میں براستہ سپین امریکہ کی طرف 200 بحری جہاز بھیجے جن کا مقصد تجارتی لین دین, نئی زمینوں کی دریافت اور تبلیغ اسلام تھا۔ یہی وہ دور تھا جب افریقی مسلمانوں نے وہاں اپنی دستکاریاں متعارف کروائیں اور تجارت کی غرض سے مراکز قائم کئے۔(13)

یہ تو امریکہ میں اسلام کے ابتدائی نقوش تھے لیکن اس کے بعد مسلمان مختلف ادوار میں امریکہ آتے رہے یہاں تک کہ موجودہ زمانہ آن پہنچا۔ امریکہ میں مسلمانوں کی آمد کا پہلا دور افریقی مسلمان غلاموں کی امریکہ آمد سے شروع ہوتا ہے جب 1530ء میں ہسپانوی تاجروں نے مغربی افریقہ سے ایک کروڑ افراد کو غلام بنا کر امریکہ درآمد کیا۔ اور پھر ان لائے ہوئے غلاموں سے انسانیت سوز سلوک کیا گیا۔ مار پیٹ, زنجیروں میں قید کرنا, جانوروں کی طرح ہانکنا اور برہنہ حالت میں چھوڑ دینا اور یہی نہیں بلکہ انہیں عیسائیت قبول کرنے پر بھی مجبور کیا گیا۔ تاریخی شواہد کے مطابق ان غلاموں میں 30 فیصد مسلمان شامل تھے۔(14) انہی افریقی مسلمان غلاموں میں ایوب بن سلیمان ڈیالو جسے تمباکو کے کھیتوں میں کام کرنے کے لیے لایا گیا تھا, عربی زبان پڑھنا لکھنا جانتا تھا۔ اس نے قرآن کے چند نسخے خود اپنے ہاتھوں سے لکھے اور عام غلاموں سے لے کر چرچ میں بیٹھے لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔ ایوب بن سلیمان ڈیالو امریکہ میں وہ پہلا مسلمان تھا جس نے مقامی سطح سے عالمگیر سطح پر اسلام کی پہچان امریکہ میں کروائی۔(15)

یہ سچ ہے کہ غلامی کے اس دور میں یہ افریقی مسلمان اپنے مذہب سے وابستہ رہے مگر غلامی کے اس کٹھن وقت میں وہاں اسلام کی بنیاد رکھنا ان کے لئے بہت مشکل تھا۔ امریکہ میں اسلام کا دوسرا دور مسلمان مہاجرین کی امریکہ آمد 1875ء سے شروع ہوا جب مشرق وسطی کے ممالک شام, فلسطین, لبنان, ہندوستان, یمن, ترکی وغیرہ سے لوگ یہاں ہجرت کر کے آئے۔ اس دور میں جو لوگ امریکہ پہنچے وہ ناخواندہ, غیر ہنر مند, مزدور اور کسان پس منظر سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا مقصد پیسہ کمانا اور وطن واپسی تھا۔(16)

امریکی براعظم میں پہلی مسجد سیڈار ریپڈ لووا میں 1886ء میں تعمیر ہوئی اور 1934ء میں اسے از سر نو تعمیر کے بعد "The mother mosque" کا نام دیا گیا۔(17) تیسرا دور 1947ء سے 1960ء پر مشتمل ہے اس دور میں جو لوگ امریکہ پہنچے وہ پہلوں کی نسبت تعلیم یافتہ اور ہنر مند تھے۔ اور یہ لوگ امریکہ کے بڑے شہروں جیسے نیویارک اور شکاگو میں رہائش پذیر ہوئے۔(18) چوتھے دور کا آغاز 1965ء سے شروع ہوا اور تا حال جاری ہے۔ اس دور میں ان لوگوں کو امریکہ آنے دیا گیا جن کے اقارب پہلے یہاں موجود تھے ان کے علاوہ انجینئیرز, ڈاکٹرز اور ہنر مند افراد جو امریکی ریاست کے لیے مفید ثابت ہوئے۔

جبکہ 1900ء تک امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد 6 ہزار تک پہنچ چکی تھی۔(19)امریکہ میں مسلمانوں کی کوششوں سے 1952ء میں سرکاری طور پر اسلام کو ایک مذہب کے طور پر تسلیم کر لیا گیا۔ جبکہ امریکہ میں پہلا سفید فام مسلمان الیگزینڈر رسل ویب تھا, ویب نے 1889ء میں اسلام قبول کیا۔ الیگزینڈر امریکہ میں پہلے سفید فام مسلمان تھا جس نے عالمی سطح پر مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔(20)امریکہ میں اسلام کی تاریخ بہت قدیم ہے یہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے سب سے پہلے امریکہ دریافت کیا بعد ازاں یہی مسلمان غلام بن کر امریکہ میں اسلام کو متعارف کرانے اور اس سرزمین کی آبادکاری کا باعث بنے۔

11/9واقعہ اور امریکہ میں قبول اسلام

اکیسویں صدی میں پیش آنے والے اہم واقعات میں 11 ستمبر 2001 کے واقعہ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جسے عرف عام میں 11/9 سانحہ بھی کہا جاتا ہے۔ 11 ستمبر 2001 صبح امریکی ریاست کے مرکزی شہر نیویارک میں موجود عالمی اور تجارتی مرکز ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر دو طیاروں سے حملہ ہوا اور 110 منزلہ عمارت زمین بوس ہو گئی۔ اس حملے کے کچھ دیر بعد ایک طیارہ امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون کے دفتر سے ٹکرایا اور حملے کی شدت سے اس کی عمارت لرز کر گر پڑی۔ اس واقعہ میں تقریباً تین ہزار سے زائد افراد جان سے گئے۔(21)امریکہ جو دفاعی اعتبار سے خود کو ناقابل تسخیر سمجھتا تھا پوری دنیا کے لیے ایک سوالیہ نشان بن کر رہ گیا مزید حیرت کی بات یہ ہے کہ اس حملے اور تباہی کا تمام تر ذمہ دار اسامہ بن لادن کو ٹھہرایا گیا۔ اسامہ بن لادن چونکہ ایک مسلمان تھا اس لیے اس کے ساتھ اسلام کو بھی دہشت گرد قرار دیا گیا۔

دراصل امریکہ میں اسلامی تاریخ کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ وہاں قبول اسلام کے دو مراحل ہیں ایک قبل 11/9 اور دوسرا بعد از 11/۔ قبل از 11/9 کی تاریخ میں صلیبی جنگیں، استشراقی لٹریچر، غور و فکر، مطالعہ اور حق کی تلاش جیسے عوامل شامل ہیں جو امریکی عوام کو اسلام سے متعارف کروانے اور اس کے بارے میں تفتیش اور مطالعہ کا باعث بنے۔ لہذا وہ متلاشیان حق اسلام کو دین فطرت پا کر اسلام قبول کر لیتے تھے۔ لیکن 11 ستمبر 2001 کے بعد اسلام پوری امریکی قوم سمیت عالمگیر سطح پر مذہب کی حیثیت سے متعارف ہوا۔ اسلام اور مسلمانوں پر الزامات کی بوچھاڑ, افغانستان پر حملے اور خود امریکہ میں مسلمانوں خصوصاً مسلم خواتین کے ساتھ معاندانہ سلوک امریکہ میں اسلام کے فروغ کا باعث بنا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف 11 ستمبر 2001 کے واقعے کے بعد امریکہ میں قبول اسلام کی تیزی کے حوالے سے دو پہلو بیان کرتی ہیں پہلا یہ کہ اہل دانش گزشتہ دو دہائیوں سے مشرق و مغرب کے جس تصادم کی پیشن گوئی کر رہے تھے اس کے پورے ہونے کا وقت آن پہنچا اور دوسرا پہلو یہ کہ کفر کے ظلمت کدے میں اسلام کا نور پھیلنے کا وقت قریب ہے۔(22)

امریکہ کی ایک مشترکہ تحقیقی تصنیف میں انکشاف کیا گیا ہے کہ نائن الیون کے بعد ہر سال 20 ہزار امریکی اسلام قبول کر رہے ہیں اور ایک مرد کے مقابلے میں چار خواتین مشرف بہ اسلام ہو رہی ہیں۔(23) اسی طرح 2015 میں کئے گئے سروے کے مطابق قبول اسلام کرنے والے پانچ امریکی افراد میں سے چار خواتین ہیں۔(24) اس کے علاوہ 2023 کی حالیہ تحقیق کی رو سے امریکہ میں اسلام قبول کرنے والوں میں خواتین کی شرح 80 فیصد ہے۔(25) امریکی یونیورسٹی میں اسلامک سٹڈیز کے پروفیسر اور سکالر ڈاکٹر اکبر احمد نے وی او اے نیوز چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ نائن الیون واقعہ کے بعد امریکہ میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں ہوشربا اضافہ ہوا ہے اور ان اسلام قبول کرنے والوں میں ہر پانچ افراد میں سے چار خواتین ہیں۔(26)

امریکی خواتین میں قبول اسلام کا تناسب اس اعتبار سے قابل غور ہے کہ عصر حاضر میں امریکہ مغربی دنیا میں سربلندی کی علامت ہے۔ آزادی، مساوات اور ترقی کا نعرہ بھی بلند کیا جاتا ہے، دولت کی ریل پیل، وسائل کی بھرمار، بہترین آسائشات زندگی، غالب مذہب عیسائیت جو پوری دنیا میں پیروی کے لحاظ سے سب سے بڑا مذہب ہے، سائنس اور ٹیکنالوجی میں سبقت، تہذیب و ثقافت کے علمبر دار جبکہ افرادی قوت بھی زیادہ ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ایسے ترقی یافتہ ملک کی خواتین اسلام کو مذہب کے طور پر اپنا رہی ہیں۔ اسلام کے بارے اہل مغرب کی رائے ہمیشہ منفی رہی ہے اور عورت کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ اسلام عورتوں کو مردوں کا غلام بناتا ہے۔ اس کی آزادیاں سلب کر کے گھر کی چار دیواری میں قید کر کے صرف افزائش نسل کی مشین بناتا ہے نیز بچوں کی پیدائش اور خاندانی زندگی اس کی ترقی کی ساری راہیں بند کر دیتی ہے۔ پھر کیا سبب ہے کہ ایسے آزاد خیال معاشرے کی عورتیں اسلام قبول کر رہی ہیں؟

ذیل میں ان اسباب کا جائزہ لیا جائے گا جو امریکہ میں خواتین کو قبول اسلام پر ابھار رہے ہیں۔

مذہبی اسباب

1۔ اسلام دین فطرت

اسلام دین فطرت ہے اور اسی فطرت پر اللہ تعالی نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ دین فطرت سے مراد ایسا دین کہ جس کی بنیاد اللہ تعالی کی توحید کے اقرار اور اس پر کامل ایمان کے ساتھ رکھی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان ہمیشہ حق اور سچ کی تلاش میں رہا ہے بظاہر وہ دنیا کے رنگوں میں کھو جاتا ہے لیکن کہیں نہ کہیں اس کی فطرت اس کو اس کی اصل کی طرف بلاتی رہتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

فِطْرَتَ اللهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا (27)

اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔

تفسیر روح المعانی میں ہے یہاں فطرت سے مراد خلقت ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالی نے لوگوں کو توحید اور دین اسلام قبول کرنے کی صلاحیت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور فطری طور پر انسان اس دین سے منہ نہیں موڑ سکتا ہے اور نہ ہی اس کا انکار کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ دین ہر اعتبار سے عقل سلیم سے ہم آہنگ اور صحیح فہم کے عین مطابق ہے۔(28)

امریکہ میں خواتین کا قبول اسلام اسی فطرت کی طرف واپسی ہے **محترمہ آیت حریری** جو جنگ خلیج 1989ء میں شریک ہوئیں ،اپنے قبول اسلام کے متعلق بتاتی ہیں کہ جب میں نے مطالعہ قرآن کیا تو مجھے محسوس ہوا کہ اسلام کی تعلیمات بہت سادہ اور فطرت کے عین مطابق ہیں۔ قرآن کی آیات جنہیں پڑھ کر میرا دل ان کی سچائی کی تصدیق کر رہا تھا اور میں اس کی سادگی و فطرت میں گم ہو گئی تھی کیوں کہ میں ہمیشہ سے محسوس کرتی تھی کہ اس کائنات کا خدا ایک ہی ہے جس نے مجھے اور سب کو پیدا کیا ہے۔(29)

2۔ مسیحی عقائد سے بے زاری

امریکہ میں عیسائیت ایک غالب مذہب کی حیثیت رکھتا ہے اور عام مشاہدہ ہے کہ امریکی خواتین مذہب کے زیادہ قریب ہیں ۔عیسائی عقائد میں عقیدہ تثلیث اس مذہب کی بنیاد ہے جس کا مطلب ہے کہ خدا تین اقانیم کا مجموعہ ہے جو باپ بیٹا اور روح القدس پر مشتمل ہے۔ یہ تینوں الگ الگ ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں۔ باپ بیٹا اور روح القدس تینوں خدائی میں شریک ہیں۔ مشرف بہ اسلام ہونے والی **محترمہ برہ اسلام** سے جب قبول اسلام کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں عیسائی کیتھولک مذہب سے وابستہ تھی لیکن کبھی بھی عقیدہ تثلیث کو سمجھ نہیں پائی بھلا یہ کیسے بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خدا تین حصوں میں تقسیم ہو جائے۔ لیکن جونہی میں نے اسلام کا مطالعہ کیا تو میری کشمکش طمانیت میں بدل گئی کہ اسلام کا تصور توحید کتنا سچا ہے کہ کس طرح دوٹوک الفاظ میں حاکمیت باری تعالی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ دین اسلام کا تصور الہ ہر ابہام سے پاک ہے ، محترمہ برہ کے مطابق پوری سعی اور جستجو کے باوجود میں مسیحیت میں عقیدہ توحید کو تلاش نہ کر سکی۔ نومسلم محترمہ لینا ونفرے سید کہتی ہیں کہ اسلام نے سچ کی طرف میری رہنمائی کی اور میں سمجھ گئی کہ اللہ ایک ہے اور حضرت عیسی صرف ایک پیغمبر تھے جس طرح نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللہ تعالی کے آخری رسول ہیں۔(30)

خواتین کے قبول اسلام سے متعلق اسباب بیان کرتے ہوئے مائیکل چانسلر لکھتا ہے:

Converts rejection of their religion is a result of the paradox related to the concept of God in the sense that they refuse to believe in the Trinity, which indicates that God is a three-unit body. In addition, the multiple testaments in the Bible and their different interpretations are among the crucial factors leading women to convert to Islam.(31)

قبول اسلام کرنے والے اپنے مذہب کو اس تضادی تصور خدا کے نتیجے کے طور پر ترک کرتے ہیں کہ وہ عقیدہ تثلیث کو ماننے سے انکار کرتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ خدا تین جسموں کا مجموعہ ہے اس کے علاوہ بائبل کے متضاد بیانات ایسے اہم عوامل ہیں جو خواتین کو قبول اسلام پر آمادہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالی نے قران پاک میں عقیدہ تثلیث کو رد کیا ہے:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ-وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (32)

بیشک وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا اللہ تین میں سے تیسرا ہے حالانکہ عبادت کے لائق تو صرف ایک ہی معبود ہے

3۔ جامعیت اسلام:

ادیان سماوی میں یہ شام یہ ایسا کامل دین ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو سے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ معاشرت، معیشت ،اقتصاد، سیاست غرض کے کوئی شعبہ زندگی اسلام کے دائرہ کار سے باہر نہیں ہے۔ محترمہ میری علی شکاگو میں اسلامی کالج میں رجسٹرار کے فرائض ادا کرتی رہی ہیں۔ کہتی ہیں کہ اس اسلام کی جس صفت نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا اور قبول اسلام کی ترغیب دلائی وہ انسانی شعبہ ہائے حیات سے متعلق رہنمائی کی فراہمی ہے۔ اسلامی تعلیمات کی جامعیت ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو کو محیط ہے۔(33) ارشاد ربانی ہے:

وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (34)

اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے

4۔ سکون کی تلاش

مغربی ممالک جن میں امریکہ سر فہرست ہے مادیت پرستی اور زر پرستی کے زیر اثر یہ رویہ بنائے ہوئے ہے کہ مذہب کو خیر باد کہہ کر اور انسانی فطرت سے منہ موڑ کر حقیقی خوشی کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ مادیت پرستی پر مبنی سوچ نے امریکہ کے ظاہر کے لیے تو وافر سامان مہیا کر دیئے ہیں مگر باطن کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔ امریکہ میں خواتین اسلام کے اسباب میں ایک اہم

سبب سکون کی تلاش ہے۔ امریکہ میں خواتین عیسائیت کو اپنا آبائی مذہب پا کر اپنی عقیدتوں کو نچھاور کرتے ہوئے خدا سے قلبی سکون کے لیے دعائیں کرتی ہیں مگر جو راستہ فطرت سے کٹ گیا وہ حقیقی خدا اور سکون تک کیسے پہنچا سکتا ہے۔

محترمہ امینہ جنان جو امریکی عیسائی پروٹیسٹنٹ خاندان سے وابستہ تھیں۔ 1977ء میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں اور اپنے قبول اسلام کے سبب کو بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ میں ماڈلنگ کے پیشے سے وابستہ تھی خدا نے مجھے اچھی شکل و صورت سے نوازا اور اس کے ساتھ محنتی ہونے کی عادت نے مجھے خوب کامیاب کیا۔ میرے پاس دولت کی بھرمار، بہترین گاڑیاں اور ہر طرح کی آسائشات زندگی موجود تھے یہاں تک کہ بعض اوقات صرف معمولی جوتا خریدنے کے لیے بذریعہ ہوائی سفر میں دوسرے شہر جایا کرتی تھی ہر طرح کی آزادی مال و دولت اور اولاد کے ہوتے ہوئے میرا دل ایک مستقل بے سکونی کی حالت میں رہتا تھا ایک عدم اطمینانیت اور مایوسی مسلسل میرے لیے جان کا عذاب بنی ہوئی تھی نیز میں محسوس کرتی تھی کہ زندگی میں سب کچھ ہونے کے باوجود زبردست تشنگی اور خلا پر نہیں ہو رہا لہذا میں نے ماڈلنگ چھوڑ دی اور تعلیم کو جاری کر دیا۔ جب یونیورسٹی میں داخلہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ میری کلاس میں ایشیائی مسلمان کلاس فیلوز موجود تھے۔ میں انہیں دل ہی دل کوستی رہتی تھی مگر جلد ہی میں نے محسوس کیا کہ ان لوگوں کا اخلاق اور کردار امریکہ میں موجود دیگر مردوں سے بہت مختلف تھا۔ لہذا میں اسی کشمکش میں تھی کہ انہوں نے مجھے قران پاک کا مطالعہ کرنے کے لیے کہا جونہی میں نے قران پاک کا مطالعہ کیا میں حیران تھی کہ یہ قران دل کے ساتھ ساتھ دماغ کو بھی اپیل کر رہا تھا اور میرے اندر موجود تمام تشنگی بے چینی اور خلا کم ہو رہا تھا۔ اسی طرح محترمہ امینہ کہتی ہیں کہ عیش و عشرت کا ہر سامان میسر ہونے کے باوجود معلوم ہوتا تھا کہ گویا میں کسی خلا میں معلق ہوں اور کسی وقت بھی زمین پر گر کر میرا وجود ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا میرے باطن کی اواز تھی کہ کائنات کا کوئی واحد خالق حقیقی تو ضرور ہے اور وہی روح کو سچے سکون اور اطمینان قلب سے نواز سکتا ہے چنانچہ قبول اسلام کے بعد میں نے وہ حقیقی خوشی پالی۔(35)

5۔مذہب سے متعلق تشنہ سوالات

اللہ تعالی نے انسان کو غور و فکر کی صلاحیت سے نوازا ہے اور اندھا دھند کسی بھی بات کے پیچھے دوڑنے سے منع فرمایا ہے۔ قران کریم بار بار تدبر اور فکر کرنے کی دعوت دیتا ہے اور فرماتا ہے۔ یہی غور و فکر امریکی خواتین جب اپنے مذہب پر کرتی ہیں تو مسیحیت کو فطرت کے قریب نہ پا کر مختلف سوالات اپنے دل و دماغ میں اٹھتے ہوئے محسوس کرتی ہیں اور چاہتی ہیں کہ ان کے جوابات میسر ہوں۔ کیرل اپنی کتاب میں قبول اسلام کرنے والی خواتین کے بارے میں لکھتی ہیں کہ وہ مذہب سے متعلق سوالات کہ ہمیں مسیح خدا اور پاک روح القدس کی عبادت کیوں کرنی چاہیے؟ انسان کو کیوں پیدا کیا گیا ہے دنیا کی زندگی کے بعد

ہر انسان مر کر کہاں جائے گا؟ قبول اسلام کرنے والی نو مسلموں کا کہنا ہے کہ جب بھی عیسائیت پر وہ سوال کرتیں کہا جاتا کہ ان سوالات کے جوابات نہیں ہیں، مسیحیت کو اپنے سوال اور جواب کا نشانہ نہ بنایا جائے بلکہ من وعن قبول کر لیا جائے۔(36)

6۔پیغمبر اسلام ﷺ کا سیرت و کردار

آقائے نامدار ﷺ اللہ تعالی کے آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد پر سلسلہ نبوت پر مہر لگا دی گئی ہے۔ آپ ﷺ کی پوری زندگی قرآن پاک کی اولین اور مستند ترین تفسیر ہے۔ آپ ﷺ کے اخلاق کریمانہ اور سیرت و کردار کا غیر مسلم بھی اعتراف کرتے ہیں۔ بے شک ہم نے اپ کو اعلی اخلاق عطا فرمائے اور پھر اللہ تعالی نے فرمایا کہ نبی کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ اسلام دین میں جبر کو پسند نہیں کرتا یہی وجہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ تلوار سے نہیں اخلاق سے ہوئی ہے۔ غیر مسلم خواتین آپ ﷺ کی سیرت و کردار سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو رہی ہیں ان کے مطابق زندگی گزارنے کا بہترین لائحہ عمل اور بہترین نمونہ عمل آپ ﷺ کی سیرت میں موجود ہے ایک نو مسلمہ عائشہ ڈکرسن کہتی ہیں:

"میں کالج میں پڑھ رہی تھی جب پہلے سال قرآن سے میرا تعارف ہوا، میں نے اس کا مطالعہ کیا تو اس کے حسن و جمال نے مجھے مبہوت کر دیا۔ اسلام ایک طرز زندگی کا نام ہے اور اس طرز زندگی کا بہترین عملی نمونہ پیغمبر اسلام ﷺ کی حیات مقدسہ ہے ۔ چنانچہ پہلے میں نے اسلام کو سمجھنے کے لیے جہاں قرآن کا مطالعہ کیا، وہاں میں نے پیغمبر ﷺ کی مبارک زندگی کے بارے میں بھی بھرپور معلومات حاصل کیں اور میں آپ ﷺ کی شخصیت، سیرت اور کارناموں سے بے حد متاثر ہوئی اور اسلام قبول کر لیا، میں نے اچھی طرح جان لیا کہ اسلام اللہ کا سچا دین ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں بلکہ اس دین کی بہترین عملی تصویر بھی ہیں۔ انہوں نے اللہ کے پیغام کو اپنی زندگی پر بہترین انداز میں لاگو کر کے دکھایا تھا پیغمبر اسلام ﷺ کا طریق حیات اور مختلف حالات اور مواقع پر طرز عمل مسلمانوں کے لیے ایک ایسا نمونہ اور ماڈل ہے جس کو وہ مختلف معاشرتی اور اخلاقی حوالے سے قابل تقلید بنا سکتے ہیں حضرت محمد ﷺ کی سیرت کی تقلید بجائے خود مطلوب و مقصود نہیں بلکہ وہ رضائے الہی کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔"(37)

7۔عیسائیت میں عورت کی تذلیل

مسیحیت میں عورت کی حیثیت اور اس کے مقام کو بالکل مسخ کر کے پیش کیا گیا ہے۔ عورت کو پیدائشی گنہگار اور لا محدود برائیوں کی جڑ قرار دیا گیا ہے. ٹرٹولین جو ایک عظیم عیسائی رہنما ہے عیسائی عقیدے کی عورت کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"عورتوں تم کو معلوم نہیں تم میں سے ہر ایک حوا ہے خدا کا فتوی جو تمہاری جنس پر تھا وہ اب بھی موجود ہے تو پھر جرم بھی تم میں موجود ہو گا تم تو شیطان کا دروازہ ہو تم ہی نے آسمان سے خدا کی تصویر یعنی مرد کو ضائع کیا ہے۔"(38)

عیسائی مذہب عورت کے متعلق اتنے منفی خیالات رکھتا ہے اور اس کے ماننے والے عورت کو ایک برائی کے سوا کچھ نہیں سمجھتے تو پھر کیا وجہ ہے کہ مغربی ممالک میں عورت کو مرد کے مساوی مقام دینے کے لیے نعرے لگائے جاتے ہیں اور ان کے تحفظ کی بات کی جاتی ہے اس کے متعلق ڈاکٹر حافظ محمد ثانی لکھتے ہیں۔" آج جو بھی آزادی یورپ اور امریکہ میں عورتوں کو حاصل ہے وہ مذہب کے ماتحت نہیں ہے بلکہ نفس کی شوق آفرینیوں کا نتیجہ ہے اس لیے کہ مذہب کے ماننے والے عیسائی اب بھی عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے کیونکہ عیسائی مذہب میں اور ان کے قانون میں عورت کی حمایت موجود ہی نہیں ہے۔"(39)

عائلی اسباب

1۔خاندانی زندگی کا تحفظ

خاندان معاشرتی زندگی کی اولین بنیاد ہے۔ نئی نسلوں کی پرداخت اور آبیاری اسی ادارے کی مرہون منت ہے۔ اگر یہ ادارہ مضبوط بنیادوں پر استوار ہو گا تو اس کی مضبوطی کے ثمرات پورے معاشرے پر ظاہر ہو جائیں گے۔ اور اگر یہی ادارہ کمزور اور نحیف ہو گا تو خاندانی زندگیوں سمیت پورا معاشرہ اس کی گرداب میں تلپٹ ہو کر رہ جائے گا۔ اسلام تجرد کو ناپسند کرتا ہے اور خاندانی زندگی کی بھرپور ترغیب دیتا ہے۔ خاندانی زندگی کا آغاز مرد اور عورت میں رشتہ نکاح کے مضبوط بندھن سے ہوتا ہے۔ اسی سے نسل انسانی وجود میں آتی ہے جبکہ امریکہ میں یہ صورتحال مختلف ہے وہاں اول طور پر گھر بسایا ہی نہیں جاتا اور خاندان کا کوئی تصور موجود نہیں ہے اور اگر گھر بسا ہی لیا جائے تو اس کا مقصد صرف وقتی طور پر لذات نفسی کی تسکین ہوتی ہے۔ برطانوی موقر جریدے اکانومسٹ نے شکاگو یونیورسٹی کے نیشنل ریسرچ سینٹر کی رپورٹ شائع کی جس میں انکشاف کیا گیا ہے کہ امریکہ میں عائلی زندگی کی بنیاد شادی کا وجود تیزی سے ختم ہو رہا ہے جس کے سبب گھروں میں بچوں کا وجود بھی معدوم ہے۔(40)۔ امریکی ماہر ٹائم سمتھ کی اس تیار کردہ رپورٹ کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ 1960ء سے 1966ء کے دوران طلاق کی شرح دگنی ہو گئی جبکہ 1972ء میں 72 فیصد بچے اپنے باقاعدہ شادی شدہ ماں باپ کے ساتھ رہتے تھے جبکہ 1998ء میں یہ تعداد 72 فیصد سے 52 فیصد رہ گئی۔ ٹائم سمتھ کا اندازہ تھا کہ اگلی صدی میں یہ تعداد نہ ہونے کے برابر ہو گی۔(41) جبکہ آج کے دور میں یہ اندازہ

بالکل درست ثابت ہوا ہے جب امریکہ میں عام گھر کا مطلب ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایسے جوڑے آباد ہیں جو غیر شادی شدہ ہیں اور اولاد کی نعمت کو ناپسند کرتے ہیں۔ عائلی زندگی کی نفی, جنسی لذات کی تسکین, اولاد سے کراہت محسوس کرنا یہ وہ اسباب ہیں جن کی بناپر امریکی عورت ایک ایسے نظام کی تلاش میں ہے جو اس کو مکمل عائلی تحفظ فراہم کر سکے نیز اس کے فطری جذبے, اولاد اور ماں کی ممتا محسوس کرنے کی خواہش کو پورا کر سکے۔

2۔ گھریلو تشدد

امریکہ میں خاندانی زندگی تباہی کے کنارے پر ہے اور جو لوگ خاندان بنالیتے ہیں وہاں عورت کی تذلیل عام ہے اور عورت کو کم تر اور استعمال کی چیز سمجھ کر اس پیروں میں روندا جاتا ہے۔ **پروفیسر راشدہ منجو** جنوبی افریقہ میں ہائی کورٹ کی وکیل اور امریکی ویبسٹر یونیورسٹی میں معلمہ کی حیثیت سے فرائض سر انجام دے رہی ہیں۔ انہوں نے اقوام متحدہ کی ہیومن رائٹس کونسل کی خصوصی نمائندے کے طور پر 24 جنوری سے 7 فروری 2011 تک امریکہ کا مطالعاتی دورہ کیا اور ایک رپورٹ مرتب کی جس کا عنوان تھا

> ”عورتوں کے خلاف تشدد کی وجوہات اور نتائج و اثرات“, اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں یہ رپورٹ اکتوبر 2011 کے اجلاس میں پیش ہوئی اس میں امریکی عورتوں پر تشدد کے حوالے سے لکھا گیا ہے” گھریلو تشدد یا قریبی ساتھیوں کی جانب سے ہونے والا تشدد انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے جو امریکہ کے طول و عرض میں وسیع پیمانے پر جاری ہے“۔(42)

امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کی تحقیقی رپورٹ کے مطابق امریکہ کی ہر چوتھی عورت اپنے بوائے فرینڈ یا شوہر سے تشدد کا شکار بنتی ہے اور کئی دفعہ پٹائی کا زور اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ مظلوم خواتین جان سے ہاتھ دو بیٹھتی ہیں۔(43) اعداد و شمار کے لحاظ سے ایسی خواتین کی تعداد چار کروڑ سے زائد ہے جن کو نہایت ہی بے رحمی کے ساتھ مارا پیٹا جاتا ہے امریکہ میں عورت کے حوالے سے بے حسی کا یہ عالم ہے کہ اگر گھریلو تشدد کے خلاف شکایت کی جائے تو اس کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی جاتی اور اگر ہو تو زیادہ سے زیادہ 90 دن کی جیل ہوتی ہے امریکی ریاست اوکلاہما میں عجیب واقعہ پیش آیا کہ سارجنٹ اے پی واٹسن نامی شخص اپنی بیوی کو بالوں سے گھسیٹتا ہے ہاتھ باندھ کر ٹھوکریں مارتا ہے اور دیوار سے سر دے مارتا ہے مگر مقدمہ دائر ہونے پر صرف 90 دن کی سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے دوسری طرف ایک شخص ہوائی اڈے پر ایک بلی کو لات مارتا ہے اور اس پر جانوروں پر ظلم کرنے کا مقدمہ دائر کر کے پانچ سال کی سزا سنائی جاتی ہے اور پانچ ہزار ڈالر جرمانہ بھی ہوتا ہے۔(44)

3۔ناجائز اولاد کی کثرت

خاندانی زندگی کا خاتمہ اور شادی سے کراہت کے نتیجے میں امریکہ میں ناجائز اولاد کی کثرت زور پکڑ رہی ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں پیدا ہونے والے پانچ میں سے چار بچے حرامی ہوتے ہیں۔(45) شادی کا رجحان اس لیے بھی کم ہو رہا ہے کیونکہ امریکہ میں بغیر شادی کے بچے پیدا کرنے والی ماں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے, غیر شادی شدہ عورتوں کو بچوں کی پرورش کے لیے حکومت کی جانب سے 400سے 500 ڈالر مفت ملتے ہیں جبکہ شادی شدہ کے لیے یہ سہولت میسر نہیں ہوتی۔(46)لہذا عورتیں اگر بچے پیدا کرنے کی متمنی ہیں تو انہیں ناجائز اولاد ہی پیدا کرنی پڑتی ہے۔ امریکی ریاست نیو جرسی میں ہونے والے لیری کنگ لائیو شو کے پینل انٹرویو میں یہ بتایا گیا کہ امریکہ میں 50 فیصد بچے ناجائز پیدا ہوتے ہیں جن میں 70 فیصد سیاہ فام اور 30 فیصد سفید فام ہوتے ہیں (47)اور اسی کے چلتے اکیسویں صدی میں امریکی خاندانی نظام تباہی میں غوطے لگا رہا ہے۔

4۔شرح طلاق میں اضافہ

امریکی معاشرے میں شرح طلاق میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔وائس آف امریکہ کی خصوصی رپورٹ میں لکھا ہے کہ ہر تیسرا بالغ یا تو رشتہ ازواج سے الگ ہو چکا ہے یا طلاق یافتہ ہے۔(48) امریکن سٹڈی سروے نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ میں دیگر ممالک کی نسبت طلاقیں سب سے زیادہ ہوتی ہیں۔ طلاق کی بنیادی وجوہات میں عدم اعتماد اور ایک دوسرے کے لیے شکوک و شبہات کی بھرمار ہے۔ مزید یہ کہ طلاق یافتہ عورتوں کی زیادہ سے زیادہ عمر 25 سے 35 سال کے درمیان ہوتی ہے 2002 کے سروے میں بتایا گیا ہے کہ امریکیوں کی 50 فیصد شادیاں طلاق پر ختم ہو رہی ہیں۔(49)

5۔نوعمر ماؤں کی شرح میں اضافہ

امریکہ کی ترقی اور خوشحالی بلاشبہ دوسرے ممالک کے لیے ایک سپر ماڈل ہے۔ لیکن اس ملک میں خاندانی نظام کی ٹوٹ پھوٹ نے امریکہ میں نوعمر غیر شادی شدہ ماؤں کی تعداد میں ریکارڈ اضافہ کیا ہے۔اس کی ایک وجہ بہت چھوٹی عمر میں بالغ ہونے اور جنس پرست ماحول میں جنسی کشش کو محسوس کرنا ہے, ایک رپورٹ کی رو سے امریکہ میں 3 اور 7 سال کی لڑکیاں بلوغت کو پہنچ رہی ہیں۔(50)

6۔غیرت کے نام پر قتل

عام طور پر اسلامی ملکوں پر مغرب کی طرف سے یہ اعتراض اٹھایا جاتا ہے کہ وہاں غیرت کے نام پر عورتوں کو قتل کیا جاتا ہے اور اور عورت کو بغیر کسی وجہ کے موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔ جبکہ صرف 1990ء میں امریکہ میں 5 ہزار328 امریکی خواتین غیرت کے نام پر موت کی بھینٹ چڑھائی گئیں۔ ایف بی آئی کے ریکارڈ کے مطابق عورتوں کے شوہروں یا بوائے فرینڈ نے کسی دوسرے آدمی سے تعلقات قائم کرنے کی سزا کے طور پر انہیں قتل کر دیا اور دردناک موت دی۔ (51)

معاشرتی اسباب

عورت کا معاشرتی مقام و مرتبہ

معاشرہ انسانوں کا ایسا گروہ ہے جو اس کے رہنے والوں کی سوچ و فکر اور افعال کا ائینہ دار ہوتا ہے۔ امریکی معاشرے میں خواتین کی تذلیل و رسوائی اور اس کے ساتھ انسانیت سوز سلوک وہاں کے کلچر کی خوب ترجمانی کرتا ہے۔ مغرب میں خصوصا امریکہ میں عورت مسلسل استحصالی زندگی گزار رہی ہے۔ ایک عورت ہونے کی حیثیت سے مذہب اور معاشرہ اس کے لیے آزمائش بن کر رہ گئے ہیں۔ سینٹ پال موجودہ عیسائیت کا بانی لکھتا ہے:

> "عورت کو چپ چاپ کمال تابعداری سیکھنا چاہیے اور میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے اور مرد پر حکم چلائے بلکہ چپ چاپ رہے کیونکہ پہلے آدم منایا گیا اس کے بعد حوا اور آدم نے فریب نہیں کھایا بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑ گئی۔"(52)

امریکی معاشرے میں عورت بیوی بیٹی بہن یا کسی بھی حیثیت میں کوئی حقوق حاصل نہیں کر سکی, ایک سروے کے مطابق 60 فیصد امریکی لڑکیوں نے پہلا جنسی تجربہ اپنے باپ یا بھائی سے حاصل کیا(53) پھر 17 سال کی نو عمر لڑکیاں عملی زندگی میں قدم رکھتے ہی روزگار کے لیے کئی طرح کی جسمانی اور ذہنی اذیتیں برداشت کرتی ہیں بیوی کو گھریلو تشدد کا نشانہ نشانہ بنایا جاتا ہے، بوڑھے ماں باپ کو اولڈ ایج ہوم بھیج دیا جاتا ہے اور ان کی خدمت کرنے کی بجائے ان کو غیروں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر شریف عبدل لکھتے ہیں کہ اسلام عورت کو عمر کے تمام مراحل میں عزت، عظمت اور تحفظ فراہم کرتا ہے پیدائش سے موت تک۔ (54)

پردے کا حکم

شرم و حیا ایک ایسی خوبی ہے جس کے ذریعے معاشرہ بہت سی برائیوں سے بچ سکتا ہے اللہ تعالی نے انسانی معاشرے کے لیے ایسے اصول بتائے ہیں جن کے ذریعے نہ صرف معاشرتی برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے بلکہ معاشرتی افراد ایک تحفظاتی زندگی گزارتے ہیں۔ اسلام نے عورت کو گھر کی زینت بنایا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ عورت اپنی ضروری کاموں کے لیے بھی گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔ اس کے لیے یہ طریقہ کار بتایا گیا ہے کہ عورت جب بھی گھر سے باہر نکلے تو اپنے آپ کو ڈھانپ کر نکلے تاکہ معاشرے میں موجود شیطانی نظروں اور برائی کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رہ سکے۔ ارشاد ربانی ہے۔ محترمہ ایویلین جنہوں نے قبول اسلام کے بعد اپنا نام سمیہ رکھا کہتی ہیں کہ میں کبھی سمجھ نہ سکی کہ مسلمان عورتیں کیوں خود کو چھپاتی ہیں یہاں تک کہ میں نے اسلام قبول کرلیا۔

> Wearing the scarf for the first time made me feel as though I had more peace. I was protecting myself from all evil. I felt a lot closer to Allah, because He has ordained women in the Noble Quran to cover themselves.(55)
>
> پہلی بار حجاب پہن کر مجھے لگا کہ میں بہت سکون میں ہوں۔ میں اپنے آپ کو تمام برائیوں سے بچا رہی تھی، اللہ کے بہت قریب محسوس کر رہی تھی کیونکہ اس نے عورتوں کو قرآن میں خود کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے۔

اسلام کی معاشرتی و اخلاقی اقدار

انسانی معاشرہ ایک ادارے کی حیثیت رکھتا ہے اور اس انسانی ادارے کے لیے اسلام نے ایسے اصول عطا کیے ہیں کہ دنیا کا کوئی بھی معاشرتی نظام اس کا ہم پلہ نہیں ہو سکتا۔ نو مسلمہ محترمہ لیلیٰ رمزی کہتی ہیں کہ اسلام بغض و عناد کا نہیں بلکہ اخوت و اخلاص کا مذہب ہے اور وہ اس دین کو کیوں قبول نہ کرتی جس میں معاشرتی زندگی کی بنیاد مساوات انسانی جن میں رحمت و شفقت, انصاف, ہمدردی, ایثار اور ادب و احترام پر رکھی گئی ہے اور اسلام معاشرتی زندگی میں مخالفت کا نہیں بلکہ تعاون کا درس دیتا ہے۔(56)

امریکی خواتین جو ایک جو کہ ایک آزاد خیال معاشرے میں رہتی ہیں۔ انہیں وہاں تذلیل نسواں اور ہوس پرستی کے سوا کچھ نہیں ملتا اس لیے وہ اسلام کے نظام معاشرت سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتی ہیں۔

حقیقی مساوات مرد و زن

مغرب میں عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دلانے کے لئے تحریک نسواں چلائی گئی جس کے تحت مردون کو باور کروایا گیا کہ عورت اس کے مساوی ہے اور کسی بھی اعتبار سے اس سے کم نہیں۔ لہذا تمام انسانی شعبوں میں میں عورت کو اپنے جوہر دکھانے کے یکساں مواقع فراہم کئے گئے لیکن بعدازاں اس کے نتائج کھل کر سامنے آئے جب عورت کو برابری کا جھانسا دے کر خاندان کا معاشی کفیل بنایا گیا، روزگار کے لئے معاشرتی اداروں میں ذہنی وجسمانی اذیت سے گزارا گیا، عورت کا اصل مقام گھر اس سے چھین لیا گیا اور اس کی خاندانی زندگی کا تباہی کے گھاٹ اتارا گیا اور مذہب نے بھی اسے بے وقعت کردیا۔ سینٹ گریگوری نے کہا "عورت سانپ کا زہر رکھتی ہے اور اژدھے کا کینہ "۔ جبکہ اسلام نے چودہ سو سال پہلے ہی عورت کو برابری کے حقوق دیئے، قرآن پاک میں "النساء" کے نام سے سورت رکھی۔ ارشاد ربانی ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ(57)

جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو ہم اسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے، اور ان کا حق انہیں بدلے میں دیں گے ان کے اچھے کاموں کے عوض میں جو کرتے تھے

اسلام کا نقطہ نظر یہ ہے کہ مرد اور عورت مساوی ہیں لیکن یکساں نہیں ہیں اور اسی لحاظ سے دونوں کے دائرہ عمل بھی مختلف ہیں۔ ڈاکٹر ثروت جمال اصمعی صاحب لکھتے ہیں کہ مغربی خواتین دراصل اسلام کی طرف زیادہ اس لئے مائل ہورہی ہیں کہ اسلام عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دیتا ہے تو بدلے میں ان سے مرد بننے کی شرط نہیں رکھتا بلکہ اسلام میں عورت کو تمام حقوق عورت رہتے ہوئے ہی دیئے جاتے ہیں اور یہ اس کی کمتری نہیں اس کے صنفی تقاضوں کی رعایت ہے۔(58)

معاشی اسباب

1۔ یکساں محنت اور کم معاوضہ

مساوات مرد وزن اور یکساں روزگار کے مواقع جیسے نعرے بلند کرنے والے ملک میں اپنے ہی نعرے کی خلاف ورزی کی جاتی رہی جو آج تک جاری وساری ہے۔ امریکہ میں عورتوں کو مردوں کے مقابل تو کھڑا کردیا گیا مگر برابری کے حقوق کو مکمل طور پر نظر انداز کر آج تک امریکہ میں محنت کش خواتین اپنی محنت کام مکمل معاوضہ وصول نہیں کرسکیں۔ امریکی نیشنل آرگنائزیشن فار وومن کی صدر ٹیری اونیل نے 12 اپریل 2011 کو مرد اور عورت کی معاوضہ ادائیگی کے فرق کے خاتمے کا دن مناتے ہوئے کہا:

"فی الوقت عورتوں کو مردوں کے ایک ڈالر کے مقابلے میں 77 سینٹ ادا کئے جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے پورے سال کل وقتی ملازمتیں کرنے والی محنت کش خواتین کارکنان، دو دہائیوں سے مردوں کے مقابلے میں 70 اور 80 فیصد کے درمیان تنخواہوں پر رکی ہوئی ہیں۔ مساوی اجرت کا دن اس عدم مساوات کے خلاف ایک پرزور یاددہانی ہے۔ یہ دن اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ نئے سال میں متوسط درجے کی عورتوں کو وہ رقم حاصل کرنے کے لئے لازمی طور پر کتنا کام کرنا ہوگا جو متوسط درجے کے مردوں کو پچھلے سال ادا کی جا چکی ہے۔ اس امر پر بھی خصوصی توجہ دی جانی چاہئے کہ رنگ دار عورتوں کی تنخواہیں نسلی امتیاز کی وجہ سے اوسط سے اور بھی پیچھے ہیں"(59)

اس کے علاوہ دیگر رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عورتوں کی آمدنی میں اضافے کی بجائے کمی واقع ہوئی ہے۔ 1994 کی ایک جائزہ رپورٹ کے مطابق 25 سال یا اس سے اوپر کی سکول گریجویٹ خواتین کی اوسط سالانہ آمدنی 3720 تین تھی جبکہ اسی قابلیت اور عمر کے ساتھ مردوں کی زیروہ 48 تھی اسی طرح 1995 کے سروے کے مطابق امریکہ میں کل لیبر فورس کا 46 فیصد خواتین ہیں جبکہ مرد 100 سینٹ اور عورت 75 سینٹ کماتی ہے۔ اسی سروے کے مطابق عورت ہفتہ وار 406 ڈالر اور مردوں کی ہفتہ وار اوسط آمدنی 538 ڈالر تھی۔(60)

2۔ ملازمت پیشہ جگہوں پر امتیازی سلوک

امریکی کلچر مسابقت اور مادیت پر مشتمل ہے جس میں دونوں جنسوں کو برابر دوڑ لگانے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ جبکہ یہ بات عام مشاہدہ کی گئی ہے کہ ملازمت پیشہ جگہوں اور دیگر معاشرتی اداروں میں عورتوں سے تعصب پر مبنی امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ 2012 کے ایک جائزے کے مطابق 14 فیصد خواتین کو دوران ملازمت محض عورت ہونے کی وجہ سے تعصب کا شکار بنایا جاتا ہے اور وہ خواتین جو محنت و کوشش سے اعلی عہدوں پر پہنچ جاتی ہیں۔ ان میں 28 فیصد خواتین سے امتیازی تعصبی سلوک کیا جاتا ہے۔ وہ خواتین جو دوران ملازمت ماں بن جائیں ان میں 43 فیصد شامل ہیں، جنہیں انتہائی کراہت اور ناپسندیدگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔(61) اسلام نے عورت کو کسی بھی میدان میں پیچھے نہیں رکھا بلکہ اس کے فطری تقاضوں اور نازکیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے ہر سطح پر مساوی درجہ دیا ہے حصول روزگار کے لیے اداروں میں جانے والی خواتین سے صرف عورت ہونے کے سبب امتیازی رویہ رکھا جاتا ہے۔

3۔خاندان کی معاشی کفالت

مغربی سرمایہ دارانہ نظام کی ایک اہم صفت یہ بھی ہے کہ اس نے تمام تر معاشی ذمہ داریوں کا بوجھ عورت پر ڈال رکھا ہے اور عورتوں کو گھروں سے نکال کر مرد بنا دیا ہے اور مردوں کو گھروں میں قید کر کے مقام نسواں پر فائض کر دیا ہے۔خوشحالی کے خواب دیکھتے ہوئے عورت اس مزدور اور محنت کش کی طرح ہوگئی ہے جو بدحالی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ امریکہ میں عورت بیک وقت ماں,بیوی اور گھرداری کے تقاضوں کے ساتھ مردوں کی طرح معاشی سرگرمیوں میں بھی جوت دی گئی ہے۔

4۔ جنسی ہراسگی کے سبب ملازمت چھوڑنے پر مجبور

امریکہ میں یکساں روزگار اور کامیابی کے مساوی مواقعوں سے مستفید ہونے کے لیے امریکی خواتین ہر شعبہ زندگی میں بھرپور خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہاں عورتوں کو جنسی ہراسگی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ امریکی ادارے سی آئی اے(Central Intelligence Agency of America) میں 40 فیصد فرائض انجام دینے والی لڑکیوں نے اپنی آزمائش اور بے بسی کی داستان سناتے ہوئے کہا ہے کہ اس ادارے میں دوران تربیت انہیں جنسی طور پر ہراساں کیا جاتا ہے اور ان کی برہنہ تصویریں بنائی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے کچھ لڑکیاں دل برداشتہ ہو کر اور اہل ہونے کے باوجود ملازمت چھوڑنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ سی آئی اے میں کام کرنے والی لینی لارکن نے بتایا کہ اعلی مرد افسروں کا معمول رہتا ہے کہ وہ ادارے کی لڑکیوں پر اہانت آمیز جملے کستے ہیں,ان سے انتہائی فحش مذاق کرتے ہیں۔اس کے علاوہ دیگر کارکن مس جینی نے جب اس رویے کے متعلق اعلیٰ حکام سے شکایت کی تو اس پر ترقی کے راستے بند کر دیے گئے اور یہ باور کرایا گیا کہ یہ شکایت نہیں بلکہ اس نظام کے خلاف سخت غداری ہے۔(62)

اس جائزے سے معلوم ہوا کہ امریکہ کا سی آئی اے ادارہ جو اپنی کارکردگی کے لحاظ سے ایک پہچان اور شناخت رکھتا ہے وہاں عورت ذات کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں عورت کے لیے ہر جگہ ہر وقت گند اور غلاظت کا پٹارا کھلا رہتا ہے باعزت روزگار کا حصول بھی اس کے لئے ممکن نہیں۔

5۔اعلیٰ قائدانہ عہدوں سے محرومی

خواتین کو گھروں سے نکال کر آنکھیں چندیا دینے والے خواب تو امریکہ میں دکھائے گئے ہیں مگر وہاں کے زمینی حقائق اس سے مخالف صورتحال پیش کرتے ہیں۔ ان حقائق کے مطابق مساوات اور آزادی نسواں ہونے کے باوجود امریکی خواتین اعلی

قائدانہ عہدوں کے قابل نہیں سمجھی جاتی۔ روزنامہ اردو وی او اے کی 16 دسمبر 2023 کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں 2023 میں ہونے والے سروے سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ امریکہ میں خواتین کی عمر کے حوالے سے موجود متعصبانہ خیالات اور رویوں کے سبب انہیں کسی بھی عمر میں قائدانہ عہدوں کے لیے مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ کبھی ان کی کم عمری اور کبھی ان کی بڑی عمر کے بہانے بنا کر انہیں اہم عہدوں پر تعینات کرنے سے گریز کیا جاتا ہے۔ اس سروے کے مطابق امریکی اداروں میں قائدانہ عہدوں پر متمکن 40 سال سے کم عمر خواتین کو غلطی سے معاون سٹاف مانا جاتا ہے اور ان کو تمسخراً پالتو جانوروں جیسے ناموں مثلاً "مسی" یا "کڈو" سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جبکہ 60 سال سے زیادہ عمر کی خواتین کی پروموشن روک کر انہیں پروفیشنل ازم کے حوالے سے بیکار اور کاہل سمجھا جاتا ہے۔(63)

خلاصہ بحث

امریکہ میں خواتین کے قبول اسلام کے اسباب کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ جدید دنیا میں انسان کو کامیابی و کامرانی کی دوڑ میں شامل ہونے کے لئے مذہب چھوڑ سوچ اپنانے پر زور دیا گیا ہے لیکن یہ بھی مشاہدہ میں آیا ہے کہ اس سوچ کے نتیجے میں انسان اپنے خالق سے دور ہو کر دلی سکون کھو بیٹھا ہے۔ امریکی خواتین میں قبول اسلام دراصل اس فطرت کی طرف اشارہ و واپسی جہاں سے اسے بھٹکا دیا گیا۔ اسلام قبول کرنا دراصل خالق حقیقی کی طرف واپسی ہے مزید یہ کہ مذہب ہی انسان کے دیگر معاملات زندگی کی بنیاد ہے اگر مذہب سے روگردانی کی جائے تو باقی شعبہ ہائے زندگی بھی درست سمت سے محروم رہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1۔ الاعراف،7:158

Al- anfal,7:158

2. How U.S. religious composition has changed in recent decades, https:// pew research.org, accessed on dated: February 2, 2024

ḥow U.S.religious composition ḥas changed in recent decades , ḥttps:// pew research.org, accessed on dated:February 2,2024

3۔ الطویل، ناصر، محمد، **اسلام القساوۃ والحاخامات**،(دارالطویق للنشر التوزیع، ریاض 1414ھ)، ص 15-20

Aṭwyl,nasir,Muhammad,*islam ul qasawatah w al-ḥakhamat*,(daruwyq lilnashr al twzyʿ,ryaḍ 1414h),pg:15-20

www.merriam-webster.com , Accessed on dated: February 15, 2024
www.merriam-webṣter.com ,Accessed on datid : February 15, 2024

5۔ حقی، شان الحق، **آکسفورڈ انگلش اردو ڈکشنری**، (کورنگی انڈسٹریل ایریا کراچی، 2020)، ص1443

ḥaqy,shan al ḥaq, *āksfvrḏ inglish urdv ḏikshnarī,(kvrangī inḏusṭriyl ayrya karachī,2020),pg:1443*

6۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات، رقم الحدیث، 1358

Al-bukharī ,muḥammaḏ bin ismaail,*al jamʽ al ṣḥiḥ* ,ktaab un Jnayz ,baab idha aaslama al ṣbyu famata,rqm al ḥadith,1358

7۔ **البقرہ**، 2:115

Al-baqarah,2:115

8۔ **التوبہ**، 9:33

Al-twbah,9:33

9- Beverly, james A., Islamic Faith in America, (New York , 2003), 19.
Biverly , james a. *Islamic faith in Amerika* ,(New York , 2003) ,19

10 Albanese, Catherine L., America:Religions and Religion, (Boston,2013) , 215
AL-banīz ,kathrain l., *Amerika : Religions and Religion* ,(bwstwn,2013) ,215

11- Hasan, Gull,Asma, American Muslims :The New Generation, (New York: The Continuum International Group ,2002),17
Hasan ,gul, asma ,*Amerikan muslims : Da Niu Janreshn* , (Niu yvrk: da kontinum inṯernashnal grwp,2002),17

.12.Harvard University, The Pluralism Project, https://pluralism.org, Accessed on dated : march 25,2024
ḥarvard university,*Da pluralism prvjykt*, https://pluralism.org,Accessed on ḏatid:march,25,2024

13. Smith , Jane I. Islam in America (Columbia University press,2009),50
Smith , Jane I. *islam in Amerika*,(kvlumbia University press ,2009) ,50

14. Beverly , Islamic Faith in America,19
Biverly , *Islamic faith in Amerika* ,19

15. Ibid.

16. Smith, Jane I., Patterns of Muslim Immigration,(in US Department of State International Information Programs, Muslim Life in America) ,25
Smith , Jane I. *,patterns of Muslim immigrashn, (in US department* of State internashnal
Infvrmashn programs,Muslim life in Amerika) , 25

17. The Pluralism Project, Accessed on dated : march 25,2024
Da pluralism prvjekt , Accessed on dated : march 25, 2024

18. Jane I. Smith , Patterns of Muslim Immigration,16.

Jane I. smith , *patterns of Muslim immigrashn* , 16

19. Haddad,Yvonne Yazbeck, The Muslims of America, (New York press, 1991) , 4

ḥaddad , Yvonne yezbek , *Da Muslims of Amerika* , (New York press , 1991) ,4

20. Hassan , American Muslims , 46.

ḥassan , Amerikan Muslims , 46

21. "Two decades later , the Enduring Legacy of 9/11" , Accessed on dated: April 2,2024

t̲wo d̲icad̲es lat̲er, Da enduring legacy of 9/11 , Accessed on datid: April 2 , 2024

22. نجیبہ، عارف، ڈاکٹر، **نائن الیون اور پاکستانی اردو افسانہ**، (پورب اکادمی، اسلام آباد، مئی 2011) ، ص12

Najiba , arif *, d̲akt̲ar , nain ileven avr Pakistani ardv afsanah,(pvrab ikadmi ,islam ābad mai 2011), 12*

23- Haddad,Yvonne Yazbeck, Jane I.Smith , Kathleen M. moore ,Muslim women in America: The challenge of Islamic identity today, (new York press,2006), 4

ḥaddad , Yvonne yezbek , Jane I. smith, kathlin M.mvre, *Muslim women in Amerika: Da challinje of Islamic identity t̲vd̲ay* ,(New York press , 2006) ,4

24. Ahfaidh,Errahmane,Ait , Conversion to Islam among women in the USA: Reasons and Effects , Master Thesis,(Hamma Lakhdar University of El-Oued , Algeria2023) ،1

Aḥfaidh ,Errahmane, *Ait, Converyn t̲v islam among women in da USA: Rizons and effects,* Master thesis, (ḥamma lakhdar university of EI-OUID,al-jiria 2023),*1*

25۔ **ڈاکٹر اکبر احمد**، انٹرویو، 25 دسمبر، 2023، (urduvoa.com)

d̲ak*tar , ahmed , akbar,interviu , on dismbr 25,2023,https://www.urdwvoa.com , Accessed onmay 5,2024*

26۔ **الروم**، 30:30

Al-rwm ,30:30

27 ۔ آلوسی، شہاب الدین، علامہ، **روح المعانی**، (دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان 1470ھ)، جلد 11، 56

Alwsy , shaḥabbudin , alama ,Rwḥul ma'aani ,(darulkutub al ilmiya berwt,Labnan,1470h),jild11,56

28۔ فاروق، عبد الغنی ڈاکٹر، **ہمیں خدا کیسے ملا**، (کتاب سرائے الحمد مارکیٹ، لاہور 2010)، 43

Farvq , ʿbdulgani, d̲aktar, *ḥmain khuda kesy mila*,(kitab sray al ḥamd market,laḥwr 2010),43

29۔ ایضا، ص95، 373۔

Ibid : 95, 373

30-Chancellor, Michael,Four reasons people of faith become disillusioned, https://Good Faith Media.org,Acessed on dated: may 7,2024

Chansllor, Mikal ,*Fovr rizons pipal of faith bikum ḏisilluynd*, ḥttps:// Gud faith Midia.org ,Accessed on datid : may 7,2024

31۔ **المائدہ**، 5:73

Al-maidah , 5:73

32۔ عبد الغنی، **ہمیں خدا کیسے ملا**، ص425

ʹbdulgani , ḥmain khuda kesy mila, pg:425

33۔ **النحل**، 16:83

Al-nḥl ,16:83

34۔ عبد الغنی، فاروق، ڈاکٹر، **ہم کیوں مسلمان ہوئے**،، (میٹرو پرنٹرز لاہور,2010)، 42

Farvq , ʿbdulgani, ḏaktar, *ḥum kiyun muslman ḥui*,(metrw printers laḥor,2010) ,42

35. Anway, Carol Anderson. *Daughters of another Path: Experiences of American Women Choosing Islam*، (Lee's Summit MO Yawna Publications, 1996) ,15

Anvay , karol , *ḏauṯers of anodher path : Expiriances of Amerikan women choosing islam,*
(lee's Summit mo yavna publications ,1996) , 15

36۔ شاہد، حنیف، محمد، **اسلام ہی ہمارا انتکاب کیوں**، (دارالسلام، لاہور)، 279۔

Shahid , ḥanif,Muhammad ,*islam ḥi hmara intkhab kiyun* ,(daruslam , lahvr),279

37۔ عمری ,انصر، جلال الدین، سید، **عورت اسلامی معاشرے میں**، (اسلامک پبلیکیشنز لاہو، مئی 2005)، 31

ʿmri , ansar ,Jlal ud din ,syid , *ʿvrt islami mashray me* ,(Islamic publications laḥvr , mai 2005),31

38۔ ثانی، محمد، حافظ، ڈاکٹر، **تجلیات سیرت**، (فضلی سنز کراچی، 1969) ، 11

Thani ,Muḥammad , ḥafiz, ḏaktar,*tjliyaat e sirt ,(fzli snz Karachi,1969) ,11*

39۔ روزنامہ , **پاکستان** یکم دسمبر، 1999

Rvznama , *Pakistan* , ykm dismbr , 1999

40۔ عبد الغنی، فاروق، ڈاکٹر، **یہ ہے مغربی تہذیب**، (بیت الحکمت لاہور، 2016)، 27

Farvq , ʿbdulgani, ḏaktar ,*yai ḥai maghrbi tehzīb* ,(betul ḥikmt laḥor ,2016) , 27

41. Manjoo, Rashida, Special Rapporteur on Violence against Women,its causes and consequences, Rashida Manjoo, https://www.un.org , Accessed on dated may 2 ,2024

Manju , Rashida, *Speshl rapportiar on violence against women, its cauzez and consiquinsis,* ḥttps://www.un.org,accessed on datid :mai 2 ,2024

42۔فاروق، عبدالغنی ,ڈاکٹر، **امریکہ اور یورپ میں عورتوں کی حالت زار**،(بیت الحکمت لاہور،2015)،11

Farvq , ʿbdulgani, ḏaktar, *Amrika aur yvrp myn ʾrtvn ki ḥalt zar*,(betul ḥikmt laḥor ,2015),11

43۔ماہنامہ,**ہمقدم**, مئی1995

Ma*ḥnama, ḥumqdam,mai1995*

44۔**نوائے وقت**,لاہور،6 مئی،1997

Nwai waqt, la*ḥvr,6 mai ,1997*

45۔روزنامہ,**جنگ**،2دسمبر1997

Rvznama , *Jang* ,2 dismbr 1997

46۔عبدالغنی، **یہ ہے مغربی تہذیب**، ص،25

, *ʾbdulgani , yai ḥai maghrbi tehzīb,pg:25*

47۔روزنامہ,**جنگ**,6مارچ،2000

Rvznama *Jang* ,6 march 2000

48۔روزنامہ,**جنگ**,20مارچ 1997

Rvznama, *Jang* ,20 march 1997

49۔عبدالغنی، **یہ ہے مغربی تہذیب**، ص255

ʾbdulgani , yai ḥai maghrbi tehzīb ,pg:255

50۔روزنامہ ,**امت**,14دسمبر 2002

Rvznama, *umat* ,14 dismbr , 2002

51۔علوی، خالد، ڈاکٹر، **اسلام کا معاشرتی نظام**،(الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور)، ص467

ʾlvi , Khalid , ḏaktar, islam ka mashrti nizam ,(al fyṣal nashran w tajran kutb ,laḥvr)،467

52۔عبدالغنی، **امریکہ اور یورپ میں عورتوں کی حالت زار**، ص11

, *ʾbdulgani ،Amrika aur yvrp myn ʾrtvn ki ḥalt zar، pg:11*

53. Azeem, Abdel Sharif, "Women In Islam Versus Women In The Judaeo-Christian Tradition." (*The Wisdom Fund*، 22 November 2003).
Azim , Abdel Sharif, *women in islam versus women in da Judio – krischn ṭradishn,(da wis* ḍum fund , 22 november 2003)

54. Testimony of Sumayya *(Evelyn)* , *https://* www.thetruereligion.org, Accessed on dated :April 28,2024
ṭestimony of summaya(Evelyn), ḥṯṯps:// www.da ṯruriligion.org ,Accessed on datid:april 28,2024

55۔ عبدالغنی، **ہمیں خدا کیسے ملا**، ص365
ʿAbdulgani , ḥmain khuda kesy mila,pg : 365

56۔ **النحل**،97:16
Al-nḥl,16:97

57۔ اصمعی، ثروت، جمال، **عورت، مغرب اور اسلام**، مغرب اور اسلام، جلد15، شمارہ2012، 1،(انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد)،40
Asmai , thrvt , jmal, *ʿvrt,maghrib avr islam ,mghrib avr islam*,jild15,shumara1,2012,(insṭiṭut āf palisi studiz islam ābad) , 40

58. https://nowfoundation.org,Accessed on dated: may 6,2024
*ḥṭṭps:// nowfaunḍ*ashn.org , Acceessed on datid : mai 6 , 2024

59۔ عبدالغنی، **امریکہ اور یورپ میں عورتوں کی حالت زار**، ص69
ʿbdulgani ،Amrika aur yvrp myn ʿrtvn ki ḥalt zar، pg:69

60۔ احمد، انیس، ڈاکٹر، **مغرب میں معاشرہ، ادارے اور خواتین**، جلد22، شمارہ1، 2020،(انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد)،6
A*ḥmad,anis, ḏaktar, maghrib myn m ʿshra,idarai avr khwatin,jld22,shumara1,(,(insṭiṭut āf palisi studiz islam ābad) ,*

61۔ روزنامہ، **"پاکستان"** لاہور، 9اپریل، 1995ء/ عبدالغنی، **امریکہ اور یورپ میں عورتوں کی حالت زار** ص18
Rvznama , *Pakistan* , la*ḥvr,19 april,1995 / ʿbdulgani ،Amrika aur yvrp myn ʿrtvn ki ḥalt zar، pg:18*

62۔ سروے ,**امریکہ میں خواتین کو کسی بھی عمر میں قائدانہ منصب کے لئے مناسب نہیں سمجھا جاتا.**
Survai , *Amrika myn khwatin kv ksy bḥi ʿmr myn qaydnah manṣab kai lyai munasib nḥin smjḥa jata,* https://www.urduvoa.com , Accessed on dat*i*d: may 5, 2024